فہم حدیث سلسلہ

ایمان کے تقاضے

- ایک مسلمان سے اس کا ایمان کیا کیا تقاضے کرتا ہے؟
- ایمان کے تقاضے
- حدیث کا طالبعلم کتاب الایمان کی احادیث کو اپنے عمل میں کیسے لائے؟
- سوئے خاتمہ کے 4 اسباب
- ایمان پر استقامت اور حسنِ خاتمہ کے 6 اسباب
- ضعفِ ایمانی کے اسباب کیا کیا ہیں؟
- کن چیزوں سے ایمان مضبوط ہوتا ہے 5 اہم اسباب
- ایمان کے 77 یعنی دل سے متعلق ایمان کے 30 شعبوں، زبان سے متعلق 7 شعبوں، اعضاء سے متعلق 40 شعبوں، اہل و عیال سے متعلق 6 شعبوں اور عام لوگوں سے متعلق 18 شعبوں کی وضاحت اور تفصیل

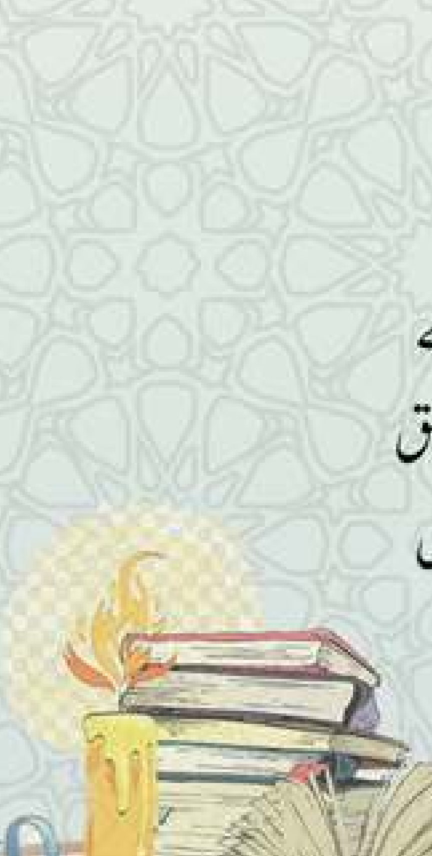

مرتب: مفتی مُنیر احمد صاحب
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامۃ بنوری ٹاؤن کراچی
استاذ الحدیث: جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فہم حدیث سلسلہ:

ایمان کے تقاضے

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب
استاذ: جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں}

◀ کتاب کا نام : ایمان کے تقاضے

◀ مرتب : مفتی منیر احمد صاحب

◀ تاریخ طباعت: ذی قعدۃ 1443ھ جون 2022ء

◀ ناشر : المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

◀ ای میل : admin@almuneer.pk

◀ ویب سائٹ : almuneer.pk

◀ فیس بک : AlMuneerOfficial

◀ یوٹیوب Al Muneer Markaz Taleem-O-Tarbiyat Foundation:

ملنے کا پتہ

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607207 - 0331-2607204

فہرست مضامین

نمبرشمار	مضامین	صفحہ نمبر
	پہلا تقاضہ: ایمان کی اہمیت کو پہچانیں	
1	(1) اچھے کاموں کی توفیق نہیں ملتی	8
2	(2) اچھے کاموں کو قبولیت نہیں ملتی	9
3	(3) اچھے کاموں پر جنت نہیں ملتی	10
	دوسرا تقاضہ: اپنے ایمان کے بارے میں ہمیشہ فکرمند رہیں ڈرتے رہیں	
4	(1) ایمان کا محل دل ہے اور دل ایک حالت پر نہیں رہتا	11
5	(2) صحابہ کرام بھی اپنے ایمان کے بارے میں فکرمند رہتے تھے	13
6	(3) خاتمہ کا کسی کو پتہ نہیں	13
	تیسرا تقاضہ: جن چیزوں سے ایمان کے چھن جانے سوء خاتمہ کا خطرہ ہے ان بچنے کا اہتمام کریں	
7	(1) عقیدے کی خرابی	15
8	(2) ایمان کا ضعف	15
9	(3) گناہوں پر اصرار	15
10	(4) اعمال صالحہ پر نہ جمنا	15
	چوتھا تقاضہ: جن چیزوں سے ایمان خراب اور بوسیدہ ہوجاتا ہے ان سے بھی بچنے کا اہتمام کریں	
11	(1) غصہ سے	17

نمبرشمار	مضامین	صفحہ نمبر
12	(2) ظلم سے	17
13	(3) بدکلامی	17
14	(4) فحش گوئی	17
15	(5) زبان درازی	18
16	(6) جھوٹ	18
17	(7) زنا	18
18	(8) چوری	18
19	(9) شراب نوشی	19
20	(10) قتل وغارت گری	19
21	(11) خیانت	19
22	(12) نفاق	20
	پانچواں تقاضہ: جن اعمال سے ایمان پر استقامت حسن خاتمہ نصیب ہوتا ہے ان کا خصوصی اہتمام کریں	
23	(1) ایمان سے متعلق مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں	22
24	(2) مسواک کا اہتمام کریں	24
25	(3) اذان کے بعد کی دعا وسیلہ کا اہتمام کریں	24
26	(4) باجماعت مسجد میں نماز کا اہتمام کریں	25

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
27	(5) ایمان کی نعمت پر شکر ادا کرنا چاہیے	26
28	(6) ایمان کی حلاوت حاصل کرنے کی کوشش کریں	26
	چھٹا تقاضہ: جن اعمال سے ایمان مضبوط ہوتا ہے بڑھتا ہے دلوں میں راسخ ہوتا ہے ان کا اہتمام کریں	
29	(1) کلمہ طیبہ کا کثرت سے ذکر کریں	27
30	(2) کلمہ/ ایمانیات کی حقیقت کو خوب سوچیں اس کی دعوت دیں اس کی دعوت کو سنیں	28
31	(3) اللہ تعالیٰ کی کائناتی اور شرعی آیات ونشانیوں پر نظر کرنا	30
32	(4) کثرت طاعات کا اہتمام کریں	31
33	(5) موت کی یاد اور قرآن کی آیات کی تلاوت اور ان میں غور وفکر کرنے کا اہتمام کریں	31
	ساتواں تقاضہ: ایمان کے شعبوں کو پہچانیں اور ان میں کمال حاصل کرنے کی کوشش کریں	
34	تیس شعبے دل سے متعلق ہیں	33
35	سات شعبے زبان سے متعلق ہیں	34
36	چالیس شعبے اعضاء سے متعلق ہیں	34
37	چھ اپنے اہل سے متعلق ہیں	34
38	اٹھارہ عام لوگوں سے متعلق ہیں	35
	آٹھواں تقاضہ: ایمان کی حلاوت حاصل کرنے کی کوشش کریں	
	نواں تقاضہ: ایمان خود بھی سیکھیں دوسروں کو بھی اس کی ترغیب اور دعوت دیں	
39	(1) خود ایمان سیکھیں	37
40	(2) ایمان والوں کو ایمان کامل کی ترغیب اور دعوت دیں	37
41	(3) غیر مسلموں کو ایمان کی دعوت دیں	37
42	حوالہ جات	38

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمان کے تقاضے

پہلا تقاضہ: ایمان کی اہمیت کو پہچانیں

دوسرا تقاضہ: اپنے ایمان کے بارے میں ہمیشہ فکرمند رہیں ڈرتے رہیں

تیسرا تقاضہ: جن چیزوں سے ایمان کے چھن جانے اور سوء خاتمہ کا خطرہ ہے ان سے بہت زیادہ بچنے کا اہتمام کریں

چوتھا تقاضہ: جن چیزوں سے ایمان خراب ہوجاتا ہے ان سے بھی بچنے کا اہتمام کریں

پانچواں تقاضہ: جن اعمال سے ایمان پر استقامت/حسن خاتمہ نصیب ہوتا ہے ان کا اہتمام کریں

چھٹا تقاضہ: جن اعمال سے ایمان مضبوط ہوتا ہے، بڑھتا ہے، دلوں میں راسخ ہوتا ہے ان کا بھی اہتمام کریں

ساتواں تقاضہ: ایمان کے شعبوں کو پہچانیں اور ان میں کمال حاصل کرنے کی کوشش کریں

آٹھواں تقاضہ: ایمان کی حلاوت حاصل کرنے کی کوشش کریں

نواں تقاضہ: ایمان کی دعوت دیں

پہلا تقاضہ: ایمان کی اہمیت کو پہچانیں

(1) اچھے کاموں کی توفیق نہیں ملتی (2) اچھے کاموں کو قبولیت نہیں ملتی

(3) اچھے کاموں پر جنت نہیں ملتی

سوال: ایمان کی اہمیت بیان کریں

جواب: معاشرہ کا سدھار انسان کے اچھے کردار اور اعمال سے ہے اور اچھے اعمال کی بنیاد ایمان ہے ایمان ویقین کے بغیر نہ اچھے کاموں کی توفیق ملتی ہے نہ اچھے کاموں کو قبولیت ملتی ہے نہ اچھے کاموں پر جنت ملتی ہے۔

(1) اچھے کاموں کی توفیق نہیں ملتی

اچھے کاموں کی توفیق اس لیے نہیں ملتی کہ اچھے کام انسان جب کرے گا کہ جب کرنے کا ارادہ کرے گا اور ارادہ انسان ان چیزوں کا کرتا ہے جس کا دل چاہتا ہے اور دل ان چیزوں کا چاہتا ہے جو دل میں راسخ اور جمی ہوئی ہوتی ہے۔ جب دل میں ایمان (توحید، رسالت، آخرت) راسخ نہ ہوگا تو اعمالِ صالحہ کا دل نہ چاہے گا اور جب اعمال صالحہ کا دل نہ چاہے گا تو انسان اعمال صالحہ کرنے کا ارادہ بھی نہ کرے گا، جب ارادہ ہی نہ ہوگا تو اعمال صالحہ بھی نہ ہوں گے جب انسان سے اعمال صالحہ نہ ہوں گے تو برے اعمال ہوں گے برے اعمال ہوں گے تو معاشرہ میں فساد ہوگا، اسی لیے شریعت کے احکام بعد میں آئے پہلے ایمانیات (توحید، رسالت، آخرت) کے ذریعہ لوگوں کا ایمان بنایا گیا تیرہ سالہ مکی دور میں جتنی آیتیں ہیں وہ اکثر ایمانیات ہی سے متعلق ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ:

أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنهُ سُورَةٌ مِنَ المُفَصَّلِ فِيهَا ذِكْرُ الجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى

إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الإِسلَامِ نَزَلَ الحَلَالُ وَالحَرَامُ وَلَو نَزَلَ أَوَّلَ شَيئٍ لَا تَشرَبُوا الخَمرَ لَقَالُوا لَا نَدَعُ الخَمرَ أَبَدًا۔(1)

پہلے مفصل کی ایک سورت، اتری (اقرا باسم ربك) جس میں جنت ودوزخ کا ذکر ہے۔ جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف رجوع ہوگیا (اعتقاد پختہ ہوگئے) اس کے بعد حلال وحرام کے احکام اترے، اگر کہیں شروع شروع ہی میں یہ اترتا کہ شراب نہ پینا تو لوگ کہتے ہم تو کبھی شراب پینا نہیں چھوڑیں گے۔

(2) اچھے کاموں کو قبولیت نہیں ملتی

ایمان ویقین کے بغیر اچھے کاموں کو قبولیت اس لیے نہ ملے گی کیونکہ اچھے کام وہ ہوتے ہیں جو اچھی نیت سے کیے جائیں۔ (اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہوں نام نمود ریا شہرت دکھلاوہ، خودغرضی کی نیت سے نہ ہوں)

اور اچھی نیت اسی وقت ہوگی جب دل میں ایمان راسخ ہوگا اور جب دل میں ایمان راسخ نہ ہو تو اچھے کام بھی اچھی نیت سے نہ ہونگے (بلکہ دینی کام بھی دنیا کے لیے ہونگے)

جب اچھے کام اچھی نیت سے نہ ہوئے تو وہ اچھے کام ہی نہ ہوئے برے ہوئے اور برے کاموں کو قبولیت نہیں ملتی نہ مخلوق میں نہ خالق میں۔

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِم أَعمَالُهُم كَرَمَادٍ اشتَدَّت بِهِ الرِّيحُ فِي يَومٍ عَاصِفٍ۔ (سورہ ابراھیم:18)

جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کی روش اختیار کی ہے، ان کی حالت یہ ہے کہ ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جسے آندھی طوفان والے دن میں ہوا تیزی سے اڑا لے جائے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعمَالُهُم كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحسَبُهُ الظَّمآنُ مَاء۔

(نور:39)

اور (دوسری طرف) جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے

جیسے ایک چٹیل صحرا میں ایک سراب ہو جسے پیاسا آدمی پانی سمجھ بیٹھتا ہے۔

أَو كَظُلُمَاتٍ فِي بَحرٍ لُّجِّيٍّ يَغشَاهُ مَوجٌ مِن فَوقِهِ مَوجٌ مِن فَوقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعضُهَا فَوقَ بَعضٍ إِذَا أَخرَجَ يَدَهُ لَم يَكَد يَرَاهَا۔ (سورہ نور:40)

یا پھر ان (اعمال) کی مثال ایسی ہے جیسے کسی گہرے سمندر میں پھیلے ہوئے اندھیرے، کہ سمندر کو ایک موج نے ڈھانپ رکھا ہو، جس کے اوپر ایک اور موج ہو، اور اس کے اوپر بادل، غرض اوپر تلے اندھیرے ہی اندھیرے۔ اگر کوئی اپنا ہاتھ باہر نکالے تو اسے بھی نہ دیکھ پائے۔

ایمان کے بغیر کیے جانے والے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے صفر کہ اس کے پیچھے اگر ایک کا ہندسہ نہ ہو تو اس صفر کی کوئی طاقت نہیں، صفر میں طاقت اور قوت اس وقت آئے گی جب اس کے پیچھے ایک کا ہندسہ ہو، ایک کے ہندسے کے بعد جتنے صفر آتے جائیں گے ان میں طاقت اور قوت بڑھتی چلی جائے گی، یہی مثال ایمان اور اعمال کی ہے، اگر اعمال کے پیچھے ایمان کی طاقت ہوگی تو اعمال میں قوت ہوگی اور اعمال کارآمد ہوں گے، اور اگر ان کے پیچھے ایمان کی طاقت نہ ہو تو اعمال چاہیے جتنے بھی ہوں سب بے فائدہ اور بے کار شمار ہوں گے۔

(3) اچھے کاموں پر جنت نہیں ملتی

ایمان و یقین کے بغیر اچھے کاموں پر جنت اس لیے نہ ملنا واضح ہے کہ جب اچھے کام قبول ہی نہیں تو ان پر جنت کیسے ملے گی۔

لہذا ایمان کو سیکھنا چاہئے جیسے ایمان اور ہدایت کا پتہ نہ ہوگا اسے کفر اور گمراہی کا پتہ نہ ہوگا۔ تو ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی کفریہ بات کہہ کر یا کام کر کر اسلام سے نکل جائے اور جو اسلام سے نکل گیا اس کی ساری زندگی کے سارے اعمال نماز روزہ حج زکوٰۃ برباد ہو گئے۔(2)

دوسرا تقاضہ: اپنے ایمان کے بارے میں ہمیشہ فکرمند رہیں ڈرتے رہیں

(1) ایمان کا محل دل ہے اور دل ایک حالت پر نہیں رہتا

(2) صحابہ کرام بھی اپنے ایمان کے بارے میں فکرمند رہتے تھے

(3) خاتمہ کا کسی کو پتہ نہیں

سوال: ایک مسلمان کو اپنے ایمان کے بارے میں فکرمند ہونا کیوں ضروری ہے؟

جواب: اس لیے کہ:

(1) ایمان کا محل دل ہے اور دل ایک حالت پر نہیں رہتا

- ایک روایت میں ہے:

عَن الأَسوَدِ قَالَ كُنَّا فِي حَلقَةِ عَبدِ اللهِ فَجَاءَ حُذَيفَةُ حَتَّى قَامَ عَلَينَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَد أُنزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَومٍ خَيرٍ مِنكُم قَالَ الأَسوَدُ سُبحَانَ اللهِ إِنَّ اللهَ يَقُولُ "إِنَّ المُنَافِقِينَ فِي الدَّركِ الأَسفَلِ مِنَ النَّارِ" فَتَبَسَّمَ عَبدُ اللهِ وَجَلَسَ حُذَيفَةُ فِي نَاحِيَةِ المَسجِدِ فَقَامَ عَبدُ اللهِ فَتَفَرَّقَ أَصحَابُهُ فَرَمَانِي بِالحَصَا فَأَتَيتُهُ فَقَالَ حُذَيفَةُ عَجِبتُ مِن ضَحِكِهِ وَقَد عَرَفَ مَا قُلتُ لَقَد أُنزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَومٍ كَانُوا خَيرًا مِنكُم ثُمَّ تَابُوا فَتَابَ اللهُ عَلَيهِم۔ (3)

ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حلقہ درس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہوکر سلام کیا۔ پھر کہا نفاق میں وہ جماعت

مبتلا ہوگئی جو تم سے بہتر تھی۔ اس پر اسود بولے، سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے إن المنافقين في الدرك الأسفل من النار کہ "منافق دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے۔" عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرانے لگے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد کے کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھ گئے اور آپ کے شاگرد بھی اِدھر اُدھر چلے گئے۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھ پر کنکری پھینکی (یعنی مجھ کو بلایا) میں حاضر ہو گیا تو کہا کہ مجھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہنسی پر حیرت ہوئی حالانکہ جو کچھ میں نے کہا تھا اسے وہ خوب سمجھتے تھے۔ یقیناً نفاق میں ایک جماعت کو مبتلا کیا گیا تھا جو تم سے بہتر تھی، اس لیے کہ پھر انہوں نے توبہ کر لی اور اللہ نے بھی ان کی توبہ قبول کر لی۔

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں:

وَكَأَنَّهُ أَشَارَ بِالْحَدِيثِ إِلَى تَقَلُّبِ الْقُلُوبِ، وَقَالَ ابْنُ التِّينِ: كَانَ حُذَيْفَة حَذَّرَهُمْ أَن يَّنْزَعَ مِنْهُمْ الْإِيمَانُ لِأَن الْأَعْمَال بِالْخَوَاتِيمِ۔ (4)

اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ دل پلٹے جائیں گے، علامہ ابن تینؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈرایا تھا کہ کہیں ان کے دلوں سے ایمان نہ نکل جائے، اس لیے کہ اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہوتا ہے۔

● ایک روایت میں ہے:

عن أنس بن مالك قال: كان رسول الله ﷺ يُكْثِرُ أن يقولَ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ۔ (5)

رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے: یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك "اے دلوں کے الٹنے پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ"، میں

نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم لوگ آپ پر اور آپ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لے آئے کیا آپ کو ہمارے سلسلے میں اندیشہ رہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، لوگوں کے دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسا چاہتا ہے انہیں الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔

(2) صحابہ کرام بھی اپنے ایمان کے بارے میں فکرمند رہتے تھے

ابن ابی ملیکہؒ فرماتے ہیں:

أَدْرَكْتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلَى نَفْسِهِ۔ (6)

میں نے تیس صحابہ کرام کو پایا ان میں سے ہر ایک اپنے اوپر نفاق سے ڈرتا تھا۔

(3) خاتمہ کا کسی کو پتہ نہیں

- ایک روایت میں ہے:

فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنكُم لَيَعمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَينَهُ وَبَينَ الجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسبِقُ عَلَيهِ كِتَابُهُ فَيَعمَلُ بِعَمَلِ أَهلِ النَّارِ وَيَعمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَينَهُ وَبَينَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسبِقُ عَلَيهِ الكِتَابُ فَيَعمَلُ بِعَمَلِ أَهلِ الجَنَّةِ۔ (7)

ایک شخص (زندگی بھر نیک) عمل کرتا رہتا ہے اور جب جنت اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر سامنے آجاتی ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص (زندگی بھر برے) کام کرتا رہتا ہے اور جب دوزخ اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آجاتی ہے اور جنت والوں کے کام شروع کر دیتا ہے۔

- ایک اور روایت میں ہے:

نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ المُشرِكِينَ وَكَانَ مِن أَعظَمِ

الْمُسلِمِينَ غَنَاءً عَنهُم فَقَالَ مَن أَحَبَّ أَن يَنظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِن أَهلِ النَّارِ فَلْيَنظُر إِلَى هَذَا فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَم يَزَل عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُرِحَ فَاستَعجَلَ المَوتَ فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيفِهِ فَوَضَعَهُ بَينَ ثَديَيهِ فَتَحَامَلَ عَلَيهِ حَتَّى خَرَجَ مِن بَينِ كَتِفَيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ العَبدَ لَيَعمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهلِ الجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِن أَهلِ النَّارِ وَيَعمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهلِ النَّارِ وَهُوَ مِن أَهلِ الجَنَّةِ وَإِنَّمَا الأَعمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا ۔(8)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو مشرکین سے جنگ میں مصروف تھا، یہ شخص مسلمانوں کے صاحب مال و دولت لوگوں میں سے تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ کسی جہنمی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے۔ اس پر ایک صحابی اس شخص کے پیچھے لگ گئے وہ شخص برابر لڑتا رہا اور آخر زخمی ہو گیا۔ پھر اس نے چاہا کہ جلدی مر جائے۔ پس اپنی تلوار ہی کی دھار اپنے سینے کے درمیان رکھ کر اس پر اپنے آپ کو ڈال دیا اور تلوار اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکل گئی (اس طرح وہ خودکشی کر کے مر گیا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جہنم میں سے ہوتا ہے۔ ایک دوسرا بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جہنم کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اور اعمال کا اعتبار تو خاتمہ پر موقوف ہے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تیسرا تقاضہ: جن چیزوں سے ایمان کے چھن جانے اور سوء خاتمہ کا خطرہ ہے ان سے بہت زیادہ بچنے کا اہتمام کریں

سوال: وہ کونسی چیزیں ہیں جن سے ایمان کے چھن جانے اور برے خاتمہ کا خطرہ ہے۔

جواب: (1)عقیدے کی خرابی (2)ایمان کا ضعف

(3) گناہوں پر اصرار (4)اعمال صالحہ پر نہ جمنا/عدم استقامت

● لہٰذا ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ قرآن وسنت کو سیکھے انہی کے مطابق عقائد اپنائے، اپنے ایمان کو مضبوط کرے، اللہ کی صفات اور نعمتوں کو جان کر اسکی معرفت پہچان حاصل کرے معرفت ہوگی تو محبت ہوگی محبت ہوگی تو اسکی رضامندی کی طلب ناراضگی سے بچنے کی فکر ہوگی پھر خواہشات کے وقت بجائے خواہش پورا کرنے کے اللہ کی محبت میں نیک کام کرے گا ان پر جمے گا برے کاموں بری صحبتوں سے بچے گا اور جسے اللہ کی معرفت نہیں ہوگی اسے اللہ سے محبت نہ ہوگی جسے اللہ سے محبت نہ ہوگی اسے دنیا سے محبت ہوگی اور جسے اللہ سے محبت نہ ہو دنیا سے محبت ہو تو نفسانی خواہشات کے وقت خواہش پوری کرے گا اللہ کی محبت میں نہ گناہ چھوڑے گا نہ نیکی کریگا جب ایسا کریگا تو اللہ کی پکڑ آئے گی جب پکڑ آئے گی تو محبت اللہ سے پہلے ہی نہ تھی اب نفرت ہوجائے گی یوں اس کا خاتمہ برا ہوگا۔(9)

(4)اعمال پہ نہ جمنا/عدم استقامت

باجماعت نماز کا اہتمام نہ کرنے پر بھی سوء خاتمہ کا اندیشہ

ایک حدیث میں آتا ہے:

حَافِظُوا عَلٰی هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمسِ حیثُ یُنَادٰی بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِن سُنَنِ الْهُدَی وَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّهِ ﷺ سُنَنَ الْهُدَی وَلَقَد

رَأَيتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنهَا إِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ وَلَقَد رَأَيتُنَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُهَادَى بَينَ الرَّجُلَينِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ وَمَا مِنكُم مِن أَحَدٍ إِلَّا وَلَهُ مَسجِدٌ فِي بَيتِهِ وَلَو صَلَّيتُم فِي بُيُوتِكُم وَتَرَكتُم مَسَاجِدَكُم تَرَكتُم سُنَّةَ نَبِيِّكُم ﷺ وَلَو تَرَكتُم سُنَّةَ نَبِيِّكُم ﷺ لَكَفَرتُم۔ (10)

پانچوں نمازوں کی پابندی کرو جب ان کے لیے بلایا جائے (یعنی اذان دی جائے) کیونکہ یہ سنن ہدیٰ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان نمازوں کو اپنے نبی ﷺ کے لیے سنن ہدیٰ بنایا ہے اور ہم نے دیکھا کہ جماعت کی نماز میں صرف وہی لوگ نہ آتے تھے جن کا نفاق کھلا ہوا تھا اور ہم دیکھتے تھے کہ کسی کو دو دو آدمی سہارا دے کر لاتے تھے اور اس کو صف میں کھڑا کرتے تھے تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس کے گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ہو لیکن اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے اور مسجدوں کو چھوڑ دو گے تو تم اپنے نبی ﷺ کے طریقہ کو چھوڑ دو گے اور اگر تم اپنے نبی ﷺ کے طریقہ کو چھوڑ دو گے تو کفر کا کام کرو گے۔

علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ عمل (ترک جماعت) تمہیں کفر تک پہنچائے گا اس لیے کہ جب اسلامی احکامات کی اہمیت کم ہو جائے گی تو تم ملتِ اسلام سے خارج ہو جاؤ گے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

چوتھا تقاضہ: جن چیزوں سے ایمان خراب اور بوسیدہ ہوجاتا ہے ان سے بھی بچنے کا اہتمام کریں

سوال: وہ کونسی چیزیں ہیں جن سے ایمان خراب، بوسیدہ اور پرانا ہوجاتا ہے؟

جواب: ان چیزوں سے ایمان خراب ہوجاتا ہے:

(1) غصہ سے:

إِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْإِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ۔ (11)

بیشک غصہ ایمان کو ایسا ہی خراب کرتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو خراب کرتا ہے۔

(2) ظلم سے:

مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ يُقَوِّيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ۔ (12)

جو ظالم کا اس طرح ساتھ جس سے اس کو تقویت حاصل ہوجائے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ ظالم ہے تو بیشک وہ اسلام سے نکل گیا۔

معلوم ہوا کہ ظلم ایمان واسلام کے منافی ہے۔ (13)

(3) بدکلامی:

لَيسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الفَاحِشِ وَلَا البَذِيْئِ (14)

مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بے حیاء اور بدزبان نہیں ہوتا ہے۔

(4) فحش گوئی:

لَيسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الفَاحِشِ وَلَا البَذِيْئِ (15)

مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بے حیاء اور بدزبان نہیں ہوتا ہے۔

(5) دوسروں کے خلاف زبان درازی:

لَيسَ المُؤمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الفَاحِشِ وَلَا البَذِيئِ۔ (16)

مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بے حیاء اور بدزبان نہیں ہوتا ہے۔

یہ عادتیں ایمان کے منافی ہیں ان سے ایمان خراب ہوجاتا ہے۔

(6) جھوٹ:

قِيلَ لِرَسُولِ اللہِ ﷺ...... أَيَكُونُ المُؤمِنُ كَذَّابًا فَقَالَ لَا۔ (17)

حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا مؤمن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

(7) زنا:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَزنِي الزَّانِي حِينَ يَزنِي وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَا يَشرَبُ الخَمرَ حِينَ يَشرَبُ وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَا يَسرِقُ حِينَ يَسرِقُ وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَا يَنتَهِبُ نُهبَةً يَرفَعُ النَّاسُ إِلَيهِ فِيهَا أَبصَارَهُم حِينَ يَنتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤمِنٌ۔ (18)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، زانی مومن رہتے ہوئے زنا نہیں کرسکتا۔ شراب خوار مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پی سکتا۔ چور مومن رہتے ہوئے چوری نہیں کرسکتا۔ اور کوئی شخص مومن رہتے ہوئے لوٹ اور غارت گری نہیں کرسکتا کہ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھی ہوئی ہوں اور وہ لوٹ رہا ہو

(8) چوری:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَزنِي الزَّانِي حِينَ يَزنِي وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَا يَشرَبُ الخَمرَ حِينَ يَشرَبُ وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَا يَسرِقُ حِينَ يَسرِقُ وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَا يَنتَهِبُ نُهبَةً يَرفَعُ النَّاسُ إِلَيهِ فِيهَا أَبصَارَهُم حِينَ

یَنتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤمِنٌ۔ (19)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، زانی مومن رہتے ہوئے زنا نہیں کرسکتا۔ شراب خوار مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پی سکتا۔ چور مومن رہتے ہوئے چوری نہیں کرسکتا۔ اور کوئی شخص مومن رہتے ہوئے لوٹ اور غارت گری نہیں کرسکتا کہ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھی ہوئی ہوں اور وہ لوٹ رہا ہو

(9) شراب نوشی:

"قَالَ النَّبِيُّ آ لَا يَزنِي الزَّانِي حِينَ يَزنِي وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَا يَشرَبُ الخَمرَ حِينَ يَشرَبُ وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَا يَسرِقُ حِينَ يَسرِقُ وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَا يَنتَهِبُ نُهبَةً يَرفَعُ النَّاسُ إِلَيهِ فِيهَا أَبصَارَهُم حِينَ يَنتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤمِنٌ۔ (20)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، زانی مومن رہتے ہوئے زنا نہیں کرسکتا۔ شراب خوار مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پی سکتا۔ چور مومن رہتے ہوئے چوری نہیں کرسکتا۔ اور کوئی شخص مومن رہتے ہوئے لوٹ اور غارت گری نہیں کرسکتا کہ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھی ہوئی ہوں اور وہ لوٹ رہا ہو

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(10) قتل وغارت گری:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَزنِي العَبدُ حِينَ يَزنِي وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَا يَسرِقُ حِينَ يَسرِقُ وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَا يَشرَبُ حِينَ يَشرَبُ وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَا يَقتُلُ وَهُوَ مُؤمِنٌ"(21)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بندہ جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ بندہ جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور بندہ جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور جب وہ قتل ناحق کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا

(11) خیانت:

وَلَا يَغُلُّ أَحَدُكُم حِينَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤمِنٌ فَإِيَّاكُم إِيَّاكُم۔ (22)

اور تم میں سے کوئی خیانت نہیں کرتا کہ جب خیانت کر رہا ہو تو وہ مومن ہو، لہذا تم (ان تمام کاموں سے) بچو، تم بچو

یہ سب کام ایمان کے منافی ہیں جس وقت کوئی یہ کام کرتا ہے اس وقت اس کے دل میں ایمان کا نور بالکل نہیں رہتا۔(23)

(12) نفاق:

نفاق ایمان کے منافی ہے اس لیے نفاق اور منافقانہ خصلتوں سے بھی بچنا چاہیے۔

منافقانہ خصلتیں یہ ہیں:

1) خیانت 2) جھوٹ 3) وعدہ خلافی 4) بدزبانی:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَربَعٌ مَن كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَن كَانَت فِيهِ خَصلَةٌ مِنهُنَّ كَانَت فِيهِ خَصلَةٌ مِن النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا اؤتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔(24)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق ہی ہے، جب تک اسے نہ چھوڑ دے۔ (وہ یہ ہیں) جب اسے امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے۔

5) دل میں جہاد کی تمنا اور شوق کا نہ ہونا:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَن مَاتَ وَلَم يَغزُ وَلَم يُحَدِّث بِهِ نَفسَهُ مَاتَ عَلَى شُعبَةٍ مِن نِفَاقٍ۔(25)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مر گیا اور جہاد کیا نہ دل میں جہاد کا ارادہ ہی کیا، وہ نفاق کی ایک قسم میں مرا۔

6) نماز کا ایک بوجھ بن جانا وقت داخل ہونے کے بعد بھی ٹالتے رہنا:

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ تِلكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجلِسُ يَرقُبُ الشَّمسَ حَتّٰى إِذَا كَانَت بَينَ قَرنَي الشَّيطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا أَربَعًا لَا يَذكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۔ (26)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمات ہیں: وہ منافق کی نماز ہے، وہ بیٹھا ہوا سورج کو دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ (جب وہ زرد پڑ کر) شیطان کے دو سینگوں کے درمیان چلا جاتا ہے تو کھڑا ہو کر اس (نماز) کی چار ٹھونگیں مار دیتا ہے اور اس میں اللہ کو بہت ہی کم یاد کرتا ہے۔

7) اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے بلا کسی عذر واپسی کے ارادہ کے بغیر باہر چلے جانا:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن أَدرَكَهُ الأَذَانُ فِي الْمَسجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَم يَخرُج لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ"(27)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مسجد میں اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے نکل گیا، وہ کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں نکلا اور واپس آنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتا تو وہ منافق ہے۔

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

پانچواں تقاضہ: جن اعمال سے ایمان پر استقامت/حسن خاتمہ نصیب ہوتا ہے ان کا خصوصی اہتمام کریں

(1) ایمان سے متعلق مندرجہ ذیل مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں

(2) مسواک کا اہتمام کریں

(3) اذان کے بعد کی دعا وسیلہ کا اہتمام کریں

(4) باجماعت مسجد میں نماز کا اہتمام کریں

(5) ایمان کی نعمت پر شکر ادا کرنا چاہیے

(6) ایمان کی حلاوت حاصل کرنے کی کوشش کریں

سوال: وہ کون سے اعمال ہے جن سے ایمان پر استقامت/حسن خاتمہ نصیب ہوتا ہے؟

جواب: مندرجہ ذیل اعمال ایسے ہیں جن سے ایمان پر استقامت اور حسن خاتمہ نصیب ہوتا ہے۔

(1) ایمان سے متعلق مندرجہ ذیل مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں:

ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک ایمان تمہارے سینے میں ایسے ہی بوسیدہ ہوجاتا ہے جیسے کہ (پرانا) کپڑا بوسیدہ ہوجاتا ہے۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہا کرو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کو از سر نو تازہ کردے۔(28)

1) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ۔ (آل عمران:8)

علامہ آلوسیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ اَلتَّوْفِيْقُ لِلْاِسْتِقَامَةِ عَلٰى طَرِيْقِ الْحَقِّ۔(29)

اس آیت میں رحمت سے مراد حق راستے پر استقامت کے ساتھ توفیق دینا فرمانا۔

2)۔اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلَى دَرَجِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ(30)

اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو اپنی جگہ سے نہ ہٹے اور ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور جنت کے اعلیٰ درجہ یعنی جنتِ خلد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کی درخواست کرتا ہوں (تو قبول فرما)۔

3) اَللّٰهُمَّ اِنِّىٓ اَسْئَلُكَ اِيْمَاناً دَآئِماً وَهُدًى قَيِّماً وَعِلْماً نَافِعاً۔(31)

یا اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ہمیشہ رہنے والا ایمان، اور ہدایت مستقیم اور علم نافع۔

4) اَللّٰهُمَّ اِنِّىٓ اَسْئَلُكَ اِيْمَاناً يُبَاشِرُ قَلْبِىْ وَيَقِيْناً صَادِقاً حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِىْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِىْ وَرِضاً مِنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِىْ۔(32)

5) اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِىْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَجَعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ۔(33)

اے اللہ ہمارے لئے ایمان کو محبوب بنادے اور ہمارے دلوں میں اس کی چاہ پیدا کردے اور ہمارے لئے کفر اور بدکاری اور نافرمانی کو ناپسند بنادے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کرلے۔

6) يَاوَلِىَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ، ثَبِّتْنِي بِهِ حَتّٰى أَلْقَاكَ(34)

7) أَللّٰهُمَّ لَقِّنِىْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ۔(35)

اے اللہ مجھے مرتے وقت ایمان کی حجت کی تلقین نصیب فرما۔

8) أَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ۔ (یوسف: 101)

اے اللہ تو ہمیں اسلام پر موت دے اور ہمیں نیک بختوں میں شامل کر دے۔ **(36)**

9) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے آؤ تو اس طرح وضو کرو جس طرح نماز کے لیے کرتے ہو۔ پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر یوں کہو:

اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا۔ اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا۔ میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھے ہی پشت پناہ بنا لیا۔ تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! جو کتاب تو نے نازل کی میں اس پر ایمان لایا۔ جو نبی تو نے بھیجا میں اس پر ایمان لایا۔

تو اگر اس حالت میں اسی رات مر گیا تو فطرت پر مرے گا اور اس دعا کو سب باتوں کے اخیر میں پڑھ۔ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس دعا کو دوبارہ پڑھا۔ جب میں اللهم آمنت بكتابك الذى أنزلت پر پہنچا تو میں نے ورسولك (کا لفظ) کہہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں (یوں کہو) ونبيك الذى أرسلت۔ **(37)**

(2) مسواک کا اہتمام کریں:

وَمِنْ مَنَافِعِهٖ تَذَكُّرُ الشَّهَادَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ **(38)**

مسواک کے فوائد میں سے ہے کہ موت کے وقت کلمہ شہادت نصیب ہوتا ہے۔

(3) اذان کے بعد کی دعا وسیلہ کا اہتمام کریں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص اذان سن کر یہ کہے:

اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا

الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ.

اے اللہ! جو اس مکمل دعا اور قائم ہونے والی نماز کا مالک ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما، اور ان کو مقام محمود پر فائز فرما، جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (39)

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں:

فَفِيهِ إِشَارَةٌ إِلَى بِشَارَةِ حُسْنِ الْخَاتِمَةِ. (40)

اس حدیث میں حسن خاتمہ کے طرف اشارہ ہے۔

(4) با جماعت مسجد میں نماز کا اہتمام کریں

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ، لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً، وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً، وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ. (41)

جو یہ چاہے کہ کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے مسلمان کی حیثیت سے ملے تو وہ جہاں سے ان (نمازوں) کے لیے بلایا جائے، ان نمازوں کی حفاظت کرے (وہاں مساجد میں جا کر صحیح طرح سے انھیں ادا کرے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہدایت کے طریقے مقرر فرما دیے ہیں اور یہ (مساجد میں باجماعت

نمازیں) بھی انھی طریقوں میں سے ہیں۔کیونکہ اگرتم نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو گے، جیسے یہ جماعت سے پیچھے رہنے والا ،اپنے گھر میں پڑھتا ہےتوتم اپنے نبی کی راہ چھوڑ دو گے اور اگرتم اپنے نبی کی راہ کو چھوڑ دو گےتو گمراہ ہو جاؤ گے۔کوئی آدمی جو پاکیزگی حاصل کرتا ہے(وضو کرتا ہے)اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھران مساجد میں سے کسی مسجد کا رخ کرتا ہےتو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے، جو وہ اٹھاتا ہے، ایک نیکی لکھتا ہے، اور اس کے سبب اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہےاور اس کا ایک گناہ کم کر دیتا ہے، اور میں نے دیکھا کہ ہم میں سے کوئی (بھی) جماعت سے پیچھے نہ رہتا تھا، سوائے ایسے منافق کےجس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا (بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ)ایک آدمی کو اس طرح لایا جاتا کہ اسے دو آدمیوں کے درمیان سہارا دیا گیا ہوتا،حتی کہ صف میں لا کھڑا کیا جاتا۔

- یوں آتا ہے کہ جو شخص باجماعت نماز کا اہتمام کرتا ہے تو جب موت کے وقت شیطان اس کے ایمان پر حملہ کرتا ہے اس کو اللہ سے بدگمان کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو فرشتے شیاطین کو ہٹاتے ہیں۔

(5)ایمان کی نعمت پر شکر ادا کرنا چاہیے:

لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۔(ابراھیم:7)

اگرتم نے واقعی شکر ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔

(6)ایمان کی حلاوت حاصل کرنے کی کوشش کریں:

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں:

أَنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ إِذَا دَخَلَتْ قَلْبًا لَا تَخْرُجُ مِنْهُ أَبَدًا، فَفِيهِ إِشَارَةٌ إِلَى بِشَارَةِ حُسْنِ الْخَاتِمَةِ لَهُ۔ (42)

ایمان کی حلاوت جب ایک مرتبہ دل میں داخل ہو جاتی ہے تو پھر کبھی بھی نہیں نکلتی، اس سے حسن خاتمہ کی طرف اشارہ ہے۔

چھٹا تقاضہ: جن اعمال سے ایمان مضبوط ہوتا ہے، بڑھتا ہے دلوں میں راسخ ہوتا ہے ان کا بھی اہتمام کریں

(1) کلمہ طیبہ کا کثرت سے ذکر کریں

(2) کلمہ/ ایمانیات کی حقیقت کو خوب سوچیں اس کی دعوت دیں اس کی دعوت کو سنیں

(3) اللہ تعالیٰ کی کائناتی اور شرعی آیات ونشانیوں پر نظر کرنا

(4) کثرت طاعات (عبادات) کا اہتمام کریں

(5) موت کی یاد اور قرآن کی آیات کی تلاوت اور ان میں غور وفکر کرنے کا اہتمام کریں

سوال: وہ کون سے اعمال ہیں جن سے ایمان مضبوط ہوتا ہے، بڑھتا ہے اور دلوں میں راسخ ہوجاتا ہے؟

جواب: درج ذیل اعمال سے ایمان مضبوط ہوتا اور دلوں میں راسخ ہوجاتا ہے:

(1) کلمہ طیبہ کا کثرت سے ذکر کریں

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: جَدِّدُوا إِيمَانَكُمْ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ نُجَدِّدُ إِيمَانَنَا؟ قَالَ: أَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔ (43)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو۔ کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔

(2) اللہ تعالیٰ اور اس کے اسماء وصفات کی معرفت/کلمہ اور ایمانیات کی حقیقت کو خوب سوچیں اس کی دعوت دیں اس کی دعوت کو سنیں

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالقَولِ الثَّابِتِ فِي الحَيَاةِ الدُّنيَا وَفِي الآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللهُ الظَّالِمِينَ وَيَفعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ۔ (ابراهيم:27)

جو لوگ ایمان لائے ہیں، اللہ ان کو اس مضبوط بات پر دنیا کی زندگی میں جماؤ عطا کرتا ہے اور آخرت میں بھی، اور ظالم لوگوں کو اللہ بھٹکا دیتا ہے، اور اللہ (اپنی حکمت کے مطابق) جو چاہتا ہے کرتا ہے

امام رازی اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:

بے شک اللہ تعالیٰ ان کو قبر جمائے رکھے گا اس لیے کہ انہوں نے دنیاوی زندگی اس بار مواظبت اختیار کی تھی۔ اور عقلی طور پر بھی یہی بات ہے کہ جب کسی چیز پر زیادہ مواظبت اختیار کی جائے تو وہ چیز دل و دماغ میں راسخ ہوجاتی ہے، تو لہذا جب بھی بندہ لا الٰہ الا اللہ کے ذکر مواظبت کرے گا اور کے حقائق اور معانی میں غور وفکر کرے گا تو یہ کلمہ اس کے دل و دماغ میں راسخ ہوجائے گا جو مرنے کے بعد بھی اس کو کام آئے گا۔(44)

- ابوبکر الخلال البغدادی الحنبلی (المتوفیٰ: 311ھ) سے روایت ہے کہ صحابہ کرام ایمانیات کے تذکروں کے لیے مجالس منعقد کرتے تھے:

قَالَ مُعَاذٌ: اجْلِسُوا بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً۔(45)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں تھوڑی دیر ایمان کا مذاکرہ کرتے ہیں۔

بیہقی نے عبداللہ بن مسعودؓ کا قول نقل کیا ہے:

أَجْلِسُوا بِنَا نَزْدَدْ إِيمَانًا۔(46)

ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، ایمان کو بڑاتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شعبہ میں حضرت علقمہؒ کا قول ہے:

اِذْهَبُوْا بِنَا نَزْدَدْ اِيْمَاناً۔(47)

ہمارے ساتھ چلو، ایمان کو بڑاتے ہیں۔

● عام بول چال میں وہ بول بولیں، سنیں اور سوچیں جو کلمہ والے ہوں کلمہ کی حقیقت کے خلاف بول نہ بولیں نہ سنیں نہ سوچیں مثلاً مستقبل اور آئندہ کا کام بتانا ہو تو ان شاء اللہ کہے۔(48)

گزشتہ کے کسی اچھے کام کی نسبت اپنی طرف کرنی ہو تو ''الحمدللہ'' اللہ کے فضل سے ہوا یوں کہیں۔ میں نے یہ کیا، میں سے بچیں یہ قارونی بول ہے، قارون نے کہا تھا:

إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ عِندِي۔(قصص:78)

یہ سب کچھ تو مجھے خود اپنے علم کی وجہ سے ملا ہے۔

کسی غم کے خوف کا احساس ہو تو "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ" کہیں۔(آل عمران:173)

● سب اختیار کریں تو نتیجہ کو سبب پر موقوف نہ سمجھیں کم از کم ایک بار دل میں یہ خیال ضرور لائیں کہ اے اللہ یہ ہوگا تو آپ کے چاہنے ہی سے ہوگا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کا قول ہے:

ما اغنی عنکم من اللہ۔(یوسف:67)

میں اللہ کی مشیت سے تمہیں نہیں بچا سکتا۔

ایک روایت میں ہے:

إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُم كِتَابًا فَلْيُتَرِّبهُ فَإِنَّهُ أَنجَحُ لِلحَاجَةِ۔(49)

جب تم میں سے کوئی تحریر لکھے تو لکھنے کے بعد اس پر مٹی ڈالنا چاہیئے، کیونکہ اس سے حاجت برآری کی زیادہ توقع ہے۔

علامہ طیبی فرماتے ہیں:

اس کو مٹی پر ڈالنا چاہیے تاکہ مقصد کے قریب ہوجائے، اہل علم فرماتے ہیں: بے شک مٹی پر ڈالنے کا حکم اس لیا دیا گیا ہے تاکہ حق تعالی پر اعتماد ہو کہ وہی اس کو مقصد تک پہنچادے گا۔(50)

- موقع موقع کی مسنون دعاؤں کو اہتمام سے معنی ومطلب پر غور کرتے ہوئے پڑھیں۔

(3) اللہ تعالیٰ کی کائناتی اور شرعی آیات ونشانیوں پر نظر کرنا (غور وفکر کریں)

جب بھی انسان اللہ تعالیٰ کی کائناتی نشانیوں کو دیکھتا ہے جو کہ اس کی مخلوق ہیں تو اس کا ایمان تازہ ہوجاتا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ وَفِي أَنفُسِكُم أَفَلَا تُبصِرُونَ۔

(الذاریات:20-21)

اوران کے لیے جو یقین کرنے والے ہوں، زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔اور خود تمہارے اپنے وجود میں بھی۔کیا پھر بھی تمہیں دکھائی نہیں دیتا؟

شیخ احمد رومیؒ فرماتے ہیں:

غور وفکر واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے:

قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ۔ (یونس:101)

کہدو غور کریں کہ زمین وآسمان میں کیا ہے۔

اب جو شخص اس کو ترک کرے گا گنہگار ہوگا کیونکہ اللہ نے انسان کو عقل کی نعمت اسی لیے دی ہے کہ وجود الٰہی پر اور اس کے قدیم اور یکتا ہونے اور تمام ان اوصاف پر جو افعال الٰہی ثابت ہوتے ہیں یعنی قدرت اور ارادہ اور علم اور حیوٰۃ پر استدلال کیا کرے اور اگر ایسا نہ کرے تو نعمت عقل کا شکر ادا نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔(51)

المرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(4) کثرت طاعات (عبادات) کا اہتمام کریں:

- کیونکہ انسان جس قدر کثرت سے طاعات کرے گا اس کے ذریعہ ایمان تروتازہ ہوجائے گا خواہ وہ طاعات (عبادت) قولی ہوں یا فعلی ہوں۔
- جب انسان دنیا کی محنت کرتا ہے تو محنت کے نتیجہ میں چیزوں کی شکلیں باہر بنتی ہیں اور ان پر یقین دل کے اندر بنتا ہے مثلاً محنت سے مکان بنایا مکان کو کرایہ پر چڑھایا تو یہ چیز باہر میں ہوئی اور دل کے اندر یہ یقین بنا کہ اب اس مکان کے کرایہ سے میرے کام بنیں گے ایسے ہی محنت سے عمل بنتے ہیں اور ان کا یقین دل کے اندر بنتا ہے، جیسے جب انسان عمل پر محنت کرتا ہے اور عمل پر جو وعدے ہیں ان کا مشاہدہ کرتا ہے تو دل میں حکموں پر اطاعت کا یقین بنتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اگر طاعات سے بھی ایمان ویقین بنتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ۔ (52)

سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی بات کی طرح نہیں ہوتی۔

(5) موت کی یاد اور قرآن کی آیات کی تلاوت اور ان میں غور وفکر کرنے کا اہتمام کریں

قرآن کریم میں ہے:

وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ۔ (التوبة:124-125)

اور جب کبھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو انہی (منافقین) میں وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ: اس (سورت) نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ اب جہاں

تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو (واقعی) ایمان لائے ہیں، ان کے ایمان میں تو اس سورت نے واقعی اضافہ کیا ہے، اور وہ (اس پر) خوش ہوتے ہیں۔ رہے وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے تو اس سورت نے ان کی گندگی میں کچھ اور گندگی کا اضافہ کر دیا ہے، اوران کو موت بھی کفر ہی کی حالت میں آتی ہے

ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصدَأُ كَمَا يَصدَأُ الحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ المَاءُ قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ: كَثرَةُ ذِكرِ المَوتِ وَتِلَاوَةُ القُرآنِ۔ (53)

بے شک دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے جیسے لوہے کو زنگ لگتا ہے جب اس پر پانی لگتا ہے، پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا چیز اس کو صاف کرتی ہے؟ فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا۔

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ساتواں تقاضہ: ایمان کے شعبوں کو پہچانیں اور ان میں کمال حاصل کرنے کی کوشش کریں

تیس شعبے دل سے متعلق ہیں — سات شعبے زبان سے متعلق ہیں

چالیس شعبے اعضاء سے متعلق ہیں — چھ اپنے اہل سے متعلق ہیں

اٹھارہ عام لوگوں سے متعلق ہیں

سوال: ایمان کے شعبے کیا ہیں؟

جواب: ایمان کے 77 شعبے ہیں جن میں:

- تیس شعبے دل سے متعلق ہیں:

(1) اللہ پر ایمان لانا۔ (2) یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز حادث (نو پید) اور مخلوق ہے۔ (3) فرشتوں پر ایمان لانا۔ (4) سب کتابوں پر ایمان لانا۔ (5) پیغمبروں پر ایمان لانا۔ (6) تقدیر پر ایمان لانا۔ (7) قیامت کے دن پر ایمان لانا۔ (8) جنت کا یقین کرنا۔ (9) دوزخ کا یقین کرنا۔ (10) اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا۔ (11) جس کسی سے محبت کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کرنا اور جس کسی سے بغض کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کرنا۔ (12) اللہ تعالیٰ کے رسول سے محبت کرنا۔ (13) اخلاص۔ (14) توبہ۔ (15) خوف۔ (16) رجاء۔ (17) حیاء۔ (18) شکر۔ (19) عہد کا پورا کرنا۔ (20) صبر۔ (21) تواضع۔ (22) مخلوق پر رحمت وشفقت۔ (23) قضائے الٰہی پر راضی ہونا۔ (24) توکل کرنا۔ (25) خود پسندی کا ترک کرنا۔ (26) کینہ کا ترک کرنا۔ (27) حسد کا ترک کرنا۔ (28) غصہ کا ترک کرنا۔ (29) بدخواہی کا ترک کرنا۔ (30) حب دنیا کا ترک کرنا۔

● **سات شعبے زبان سے متعلق ہیں:**

(1) کلمہ توحید کا پڑھنا۔ (2) قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ (3) علم سیکھنا۔ (4) علم سکھانا۔ (5) دعا کرنا۔ (6) ذکر کرنا۔ (7) لغو اور ممنوع کلام سے بچنا۔

● **چالیس شعبے اعضاء سے متعلق ہیں:**

ان میں سے سولہ خود انسان کی اپنی ذات سے متعلق ہیں:

(1) طہارت حاصل کرنا (اس میں بدن، کپڑوں، جگہ کی طہارت، وضو کرنا، غسل کرنا، جنابت سے، حیض سے، نفاس سے سب کچھ داخل ہوگیا۔) (2) نماز کا قائم کرنا (اس میں فرض، نفل وقضاء سب آ گیا۔) (3) صدقہ (اس میں زکوٰۃ، صدقہ فطر، کھانا کھلانا، اکرامِ مہمان سب داخل ہے۔) (4) روزہ (فرض ہو یا نفل۔) (5) حج وعمرہ۔ (6) اعتکاف (شب قدر کا تلاش کرنا بھی اس میں آ گیا۔) (7) اپنے دین کو بچانے کے لیے کہیں چلے جانا (اس میں ہجرت بھی آ گئی۔) (8) نذر پوری کرنا۔ (9) قسم کا خیال رکھنا۔ (10) کفارہ ادا کرنا۔ (11) بدن چھپانا نماز اور غیر نماز میں۔ (12) قربانی کرنا۔ (13) جنازہ کی تجہیز وتکفین وتدفین۔ (14) قرضہ ادا کرنا۔ (15) معاملات میں سچائی اختیار کرنا اور غیر شرعی معاملات سے بچنا۔ (16) سچی گواہی ادا کرنا اور اس کو پوشیدہ نہ رکھنا۔

● **چھ اپنے اہل سے متعلق ہیں:**

(1) نکاح سے عفت و پاکدامنی حاصل کرنا۔ (2) اہل وعیال کے حقوق ادا کرنا (اس میں نوکر خدمت گزار سے نرمی ولطف کرنا بھی آ گیا۔) (3) والدین کی خدمت کرنا اور ان کو ایذاء نہ دینا۔ (4) اولاد کی پرورش کرنا۔ (5) رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا۔ (6) مالکان کی اطاعت کرنا۔

● **اٹھارہ عام لوگوں سے متعلق ہیں:**

(1) حکومت سے عدل کرنا۔ (2) مسلمانوں کی جماعت کی اطاعت کرنا۔ (3) حکام کی اطاعت کرنا۔ (4) لوگوں میں اصلاح کر دینا، اس میں خوارج اور باغیوں کے ساتھ قتال کرنا بھی داخل ہے کیونکہ فساد کا دفع کرنا اصلاح کا سبب ہوتا ہے۔ (5) نیک کام میں مدد دینا۔ (6) نیک بات بتلانا۔ (7) بری بات سے منع کرنا۔ (8) جہاد کرنا، اس میں سرحد کی حفاظت بھی آ گئی۔ (9) امانت ادا کرنا، اس میں خمس نکالنا بھی داخل ہے۔ (10) کسی حاجت مند کو قرض دینا۔ (11) پڑوسی کی خاطر داری کرنا۔ (12) خوش معاملگی۔ (13) مال کو اس کے موقع میں صرف کرنا، اس میں فضول خرچی سے بچنا بھی آ گیا۔ (14) سلام کا جواب دینا۔ (15) چھینکنے والے کو جواب دینا یعنی جب الحمد للہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہنا۔ (16) لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا۔ (17) لہو و باطل سے بچنا۔ (18) ایذاء دینے والی چیز جیسے کانٹا ڈھیلا راہ سے ایک طرف کرنا، ہٹا دینا۔ **(54)**

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

آٹھواں تقاضہ: ایمان کی حلاوت حاصل کرنے کی کوشش کریں

سوال: کن اعمال سے ایمان کی حلاوت حاصل ہوتی ہے؟

جواب: ایمان کی حلاوت حاصل کرنے کے لیے درج ذیل تین کام کرنے پڑیں گے؟

(1) اللہ اور اس کے رسول اسے محبت

(2) اللہ کے بندوں سے اللہ کے لیے محبت

(3) اسلام پر پختگی (55)

سوال: ایمان کی حلاوت کی علامات کیا ہے؟

جواب: ایمان کی حلاوت کی علامات پانچ ہیں:

(1) طاعات میں لذت محسوس ہونا

(2) طاعات کو تمام شہوات پر فوقیت دینا

(3) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کے لیے مشقتیں برداشت کرنا

(4) مصیبتوں میں کڑوے اگھونٹ پینا

(5) ہر حال میں رضا بالقضا ہونا (56)

نواں تقاضہ: ایمان خود بھی سیکھیں دوسروں کو بھی اس کی ترغیب اور دعوت دیں

سوال: ایمان سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے کے فضائل بیان کریں۔

جواب:

(1) خود ایمان سیکھیں

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ، فَتَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ، ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَازْدَدْنَا بِهِ إِيمَانًا۔ (57)

ہمیں نبی ﷺ کا ساتھ نصیب ہوا جب کہ ہم بھرپور جوان تھے، تو ہم نے قرآن کا علم حاصل کرنے سے پہلے ایمان سیکھا، پھر ہم نے قرآن سیکھا تو اس سے ہمارے ایمان میں اضافہ ہوگیا

(2) ایمان والوں کو ایمان کامل کی ترغیب اور دعوت دیں

(3) غیر مسلموں کو ایمان کی دعوت دیں

آپ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔ (58)

اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حوالہ جات

حوالہ جات

(1)(بخاری، تفسیر،تألیف القرآن،رقم:4993،سیرت النبی ﷺ:2/434)

(2)(مجالس الابرار بتغییر مجلس10،اغاثۃ اللھفان فی مصاید الشیطان،الباب الخامس)

(3)(بخاری،التفسیر،ان المنافقین فی الدرك الأسفل،رقم:4602)

(4)(عمدۃ القاری شرح بخاری،التفسیر،ان المنافقین فی الدرك الأسفل،رقم:4602)

(5)(جامع الاصول،رقم:5019،ترمذی،رقم2140)

(6)(بخاری،الایمان،خوف المؤمن)

(7)(جامع الاصول،رقم:5782،مسلم،قدر،کیفۃ الخلق الآدمی فی بطن امہ،
رقم:2651،بخاری،بدء الخلق،ذکر الملائکۃ،رقم:3208،ابوداؤد،السنۃ،القدر،رقم:4708،
ترمذی،القدر،ان اللہ کتب کتابا لأھل الجنۃ واھل النار،رقم:2141)

(8)(بخاری،الرقاق،الاعمال بالخواتیم،رقم:6493،مسلم،ایمان،تحریم قتل الانسان نفسہ،
رقم:112)

(9)(خلاصہ مجالس الابرار مجلس 9-16،احیاء العلوم 4/371،تفسیر ماجدی،حدید:16)

(10)(ابوداؤد،الصلوۃ،التشدید فی ترک الجماعۃ،رقم:550)

(11)(شعب الایمان للبیہقی،رقم:8294)

(12)(شعب الایمان للبیہقی،رقم:6757)

(13)(معارف الحدیث،1/101)

(14) (ترمذی،البر والصلۃ،ماجاء فی اللعنۃ،رقم:1977)

(15)(ترمذی،البر والصلۃ،ماجاء فی اللعنۃ،رقم:1977)

(16)(ترمذی،البر والصلۃ،ماجاء فی اللعنۃ،رقم:1977)

(17)(مؤطا،رقم:3630،شعب الایمان)

(18)(بخاری،المظالم،النہی بغیر اذن صاحبہ،رقم:2475)

(19)(بخاری،المظالم،النہی بغیر اذن صاحبہ،رقم:2475)

(20)(بخاری،المظالم،النہی بغیر اذن صاحبہ،رقم:2475)

(21)(بخاری، الحدود، اثم الزناۃ، رقم:6808)

(22)(مسلم، ایمان، بیان نقصان الایمان بالمعاصی، رقم: 207)

(23)(معارف الحدیث، 1/102)

(24)(بخاری، ایمان، علامات المنافق، رقم:34)

(25)(مسلم، الجهاد، ذم من مات ولم یغز...، رقم:4931)

(26)(مسلم، الصلاۃ، استحباب التبکیر بالعصر، رقم:1412)

(27)(ابن ماجه، الصلاۃ، اذا أذن وأنت فی المسجد فلا تخرج، رقم:734)

(28)(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الایمان، رقم:5)

(29)(روح المعانی، سورۃ ال عمران:8)

(30)(مستدرک حاکم، رقم:1928، مسند احمد، ابن مسعود، رقم:3607)

(31)(کنز العمال)

(32)(کنز العمال، مجمع الزوائد)

(33)(الادب المفرد)

(34)(المعجم الاوسط، رقم:661)

(35)(جامع الاحادیث للسیوطی، رقم:18034)

(36)(مسنون دعائیں، مولانا عاشق الٰہی صاحب)

(37)(بخاری: رقم:247)

(38)(رد المحتار علی الدر المختار، طهارۃ، سنن الوضوء:1/115، ط:سعید)

(39)(بخاری، الاذان، الدعاء عند النداء، رقم:614)

(40)(مرقات، الصلوٰۃ، الاذان:2/330، تحت الحدیث رقم:659)

(41)(جامع الاصول، صلوٰۃ الجماعۃ، رقم:7096، مسلم، المساجد ومواضع الصلوٰۃ، صلاۃ الجماعۃ من سنن الهدیٰ، رقم:654، ابوداؤد، الصلوٰۃ، تشدید فی ترک الجماعۃ، رقم:550)

(42)(مرقاۃ کتاب الایمان 1/147، تحت الحدیث رقم:8)

(43)(مسند احمد، مسند ابو هریرۃ، رقم:8710)

(44)(تفسیر کبیر، ابراهیم:27)

(45)(بخاری، ایمان/الایمان وقول النبی ﷺ بنی الاسلام علی خمس)

(46)(شعب الایمان للبیہقی، رقم:45)
(47)(مصنف ابن ابی شیبۃ، کلام علقمۃ، رقم:36038)
(48)(قصۃ ابراھیم ؑ واسمعیل ؑ، الصّٰفّٰت:102، قصۃ شعیب ؑ وموسیٰ ؑ، القصص:27، قصۃ موسیٰ وخضر، الکھف:6-9، قصہ یوسف ؑ، سورۃ یوسف:99، قصہ توقف وحی، الکھف:23-24، قصہ سلیمان، بخاری، النکاح، قول الرجل لأطوفن الیلۃ علی نسائی، رقم:5242، قصہ اھل یمن (صنعا) سورۃ القلم:17، قصہ قوم موسیٰ، البقرۃ:70، قصۃ یأجوج ومأجوج، ترمذی، قصہ رجلین، کھف:31-43)
(49)(ترمذی، رقم:2713)
(50)(ترمذی، الاستأذان والآداب، فی تدریب الکتاب، رقم:2713، مشکوٰۃ، رقم:4657)
(51)(مجالس الابرار، مجلس:5)
(52)(مسند أحمد، مسند بنی ھاشم، مسند عبداللہ بن عباس، رقم:1842)
(53)(شعب الایمان للبیہقی، رقم:1859)
(54)(فروع الایمان)
(55)(مشکوۃ، رقم:8حیات المسلمین: روح چھارم)
(56)(مرقاۃ کتاب الایمان 1/147، تحت الحدیث رقم:8)
(57)(ابن ماجہ، رقم:61)
(58)(بخاری: رقم:4210)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

یادداشت

المنبر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{مفتی منیر احمد صاحب مدظلہ کی تالیفات ورسائل}

نمبر شمار	کتاب	نمبر شمار	کتاب
1	فہم ایمانیات	19	فہم جمعۃ المبارک
2	فہم محرم الحرام کورس	20	حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول
3	فہمِ صفر کورس	21	شادی مبارک
4	فہمِ شعبان کورس (شبِّ براءت)	22	کامیاب گھرداری
5	فہمِ زکوٰۃ کورس	23	بیٹی مبارک ہو
6	فہمِ رمضان کورس	24	جذباتی رویوں سے ایسے بچیں
7	فہمِ حج وعمرہ کورس	25	سیرت کوئز لیول 1
8	فہمِ قربانی کورس	26	سیرت کوئز لیول 2
9	فہم دین کورس	27	حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
10	فہمِ طہارت کورس	28	حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں
11	فہمِ نماز کورس	29	ڈپریشن، اسٹریس کے اسباب اور اُن کا حل
12	فہم حلال وحرام کورس	30	مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات
13	فہم مسائل حیض ونفاس	31	مالی معاملات اور شرعی تعلیمات
14	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	32	مالی تنازعات اور ان کا حل
15	توبہ	33	فہم میراث
16	استخارہ	34	آسان علم النحو
17	مسنون اذکار	35	علم دین اور اس کے سیکھنے سکھانے کا صحیح طریقہ
18	فہم نکاح وطلاق	36	طبی اخلاقیات

مفتی منیر احمد صاحب کی مطبوعہ تالیفات ورسائل

مولانا منیر احمد صاحب جامع مسجد الفلاح نارتھ ناظم آباد نے بھی میرے علم کی حد تک قابل قدر مختصر کورسز ترتیب دیئے ہیں اور ان سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے۔

(مفتی ابولبابہ۔ ضرب مومن)

Almuneer.pk AlmuneerOfficial Almuneer